بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

Page 1. LESSON 221 سورۃ یٰسین CHAPTER 23

آیت 45 - یہاں کیا فرمایا گیا کہ ڈرو اپنے اگلے پچھلے کس چیز سے؟

جواب: گناہوں سے اور کیوں ڈرو؟

تاکہ ان پر رحم کیا جائے۔ پچھلی قوموں سے سبق لو۔ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ زندگی گزارنے کی مہلت دے رہے ہیں۔ اس کوشش میں لگ جاؤ۔

یہ ڈر اور اللہ کا تقویٰ جب اندر آجاتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟

جواب: انسان اپنے نفس کے تقاضوں سے اوپر اٹھ کر جینا سیکھ لیتا ہے۔ گناہوں کی رغبت سے دور ہوتا ہے۔ عام نیکیوں سے ابھر کر اللہ کی نظر میں نمایاں ہونا چاہتا ہے۔ یعنی تقویٰ انسان کو سجا دیتا ہے۔

آیت 46: کن نشانیوں کی طرف اشارہ ہے؟

جواب: توحید کی۔ کائنات میں پھیلی ہوئی نشانیاں۔ قرآن کی آیات لیکن وہ کیا معاملہ کرتے ہیں؟ ہر نشانی کو دیکھ کر منہ پھیر لیتے ہیں۔

سوال: کیا پتہ چل رہا ہے کون شخص فائدہ نہیں اٹھاتا ان نشانیوں سے؟

جواب: جو غور و فکر نہیں کرتا۔ جس میں عاجزی نہیں ہوتی۔ بے شعور زندگی گزارنے والا۔ اللہ کی نشانیوں سے اعراض برتتا ہے۔

آیت 47: کفار مکہ کی بات ہو رہی ہے ابھی پچھلی آیت میں ہم نے دیکھا کہ وہ اللہ کی نشانیوں سے اعراض کرنے والے تھے اب یہاں ایک اور رویے کا ذکر ہے۔ کہ جب ان سے خرچ کرنے کیلئے کہا جاتا ہے تو کیا کہتے؟ پہلے تو یہ بتائیں کہ کن پر خرچ کرنے کو کہا جا رہا ہے؟

جواب: غریب / مساکین اور ضرورت مندوں پر خرچ کرو۔ تو کہتے ہم کیوں دیں اللہ اگر چاہتا تو انکو غریب ہی نہ کرتا۔ اللہ خود انکو کھلا پلا سکتا ہے۔ اور انکو ایسا کہنا کہ غریب کی مدد کرو کیا لگتا؟ کہ یہ صریح گمراہی ہے!

کیا پتہ چل رہا ہے؟ ہمارے لئے کیا سبق ہے؟

اللہ تعالیٰ شکر کی توفیق چھین لیتے ہیں۔ کفر انسان کی صرف عقل اندھی نہیں کرتا بلکہ اخلاقی / خیر خواہی کی حس کو بھی ختم کر دیتا ہے۔

آیت 50 onwards: قیامت کا منظر پیش کیا جا رہا ہے کن کیلئے، جو آخرت پہ یقین نہیں رکھتے تھے۔ مذاق اڑانے کیلئے پوچھتے کہ کب آئے گی؟ تو ایک عبرتناک فتنہ انکو دکھایا جا رہا ہے کیا فرمایا گیا؟

جواب: جس چیز کا وہ انکار کرتے ہیں وہ ٹلنے والی نہیں۔ وقت مقرر پہ آکر رہے گی۔ اور بالکل اچانک ہوگی جبکہ لوگ اپنے معمول پہ لگے ہونگے۔